نوکری میں تنخواہ ضبط کرنے کی شرط لگانا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہماری بچوں کے کپڑوں اور کھلونوں کی دکان ہے، تو وہاں پر ہم حربی کافروں کو بھی جاب پر رکھتے ہیں، جب یہ انٹرویو دینے آتے ہیں تو مسلم و حربی کافر سبھی سے ہم یہ شرط لگاتے ہیں کہ اگر آپ تین دن کے اندر کام چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو اس کی تنخواہ ہم نہیں دیں گے، وہ اس بات پر راضی ہو کر کام کرتے ہیں، تو اس طرح کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

تین دن کے اندر کام چھوڑ کر چلے جانے کی صورت میں تنخواہ ضبط کرنے کی شرط، مقتضائے عقد کے خلاف ہے اور اس میں عاقدین میں سے ایک کا نفع ہے اور ایسی شرط سے عقد فاسد ہو جاتا ہے، اس لحاظ سے عقد اجارہ کرتے وقت تنخواہ ضبط کرنے کی شرط لگانے سے عقد اجارہ فاسد ہو جائے گا، اور عقود فاسدہ کافر حربی کے ساتھ اس کی رضامندی سے، بغیر کسی غدر (دھوکے) کے کیے جا سکتے ہیں، جبکہ یہ مسلمان کے لیے مفید ہوں، اور صورت مسئولہ میں بھی غدر (دھوکہ) نہیں بلکہ کافر حربی کی رضامندی کے ساتھ اس کے ساتھ یہ معاہدہ کیا جا رہا ہے اور تین دن کے اندر چھوڑ کر چلا جائے تو اس میں مسلمان کا نفع ہی ہے کہ اسے تنخواہ نہیں دینی پڑے گی لہذا کافر حربی کے ساتھ اس شرط کے ساتھ عقد کرنا درست ہے، لیکن مسلمان کے ساتھ تنخواہ ضبط کرنے کی شرط کے ساتھ عقد کرنا درست نہیں اور اگر کیا تو عاقدین گنہگار ہوں گے اور ان پر لازم ہوگا کہ توبہ کریں اور فاسد عقد کو ختم کریں اور اگر دوبارہ عقد کرنا چاہیں تو از سر نو درست (بغیر شروط فاسدہ کے) عقد کریں، اور اگر فسخ نہ کیا تو گناہ بھی ہوگا اور اجرت مثل بھی لازم ہوگی یعنی جتنے دن کام کیا (اگرچہ اس نے ایک دن ہی کام کیا ہو)، اتنے دن، ایسا کام کرنے کی وہاں جتنی اجرت بنتی ہے وہ لازم ہوگی جبکہ اجرت مثل، مقرر کردہ سے زیادہ نہ ہو اور اگر اجرت مثل، مقرر کردہ سے زیادہ ہو تو پھر مقرر کردہ ہی لازم ہوگی۔

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے ”أن الشرط الذي لا يقتضيه عقد الإجارة وفيه منفعة لأحد المتعاقدين شرط فاسد يفسد به العقد“ ترجمہ: وہ شرط جس کا عقدِ اجارہ تقاضا نہ کرتا ہو اور اس میں متعاقدین میں سے کسی ایک کا نفع ہو تو ایسی شرط فاسد ہے جس سے عقدِ اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (عنایۃ شرح ھدایۃ، ج9، ص112، دار الفکر)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”یونہی ملازمت بلا اطلاع چھوڑ کر چلا جانا اس وقت تنخواہ قطع کرے گا نہ تنخواہ واجب شدہ کو ساقط اور اس پر کسی تاوان کی شرط کر لینی مثلاً نوکری چھوڑنا چاہے تو اتنے دنوں پہلے سے اطلاع دے، ورنہ اتنی تنخواہ ضبط ہوگی یہ سب باطل و خلاف شرع مطہر ہے، پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقد اجارہ میں لگائی گئیں جیسا کہ بیان سوال سے ظاہر ہے کہ وقت ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لئے جاتے ہیں، یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر المعروف کالمشروط ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے کہ شرط فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقد فاسد حرام ہے اور دونوں عاقد بتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ واجب۔“ (فتاوی رضویہ، ج 19، ص 506، 507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اجرت مثل کے حوالے سے طحطاوی علی الدر میں ہے "فالفاسد یجب فیہ اجر المثل ولا یزاد علی المسمی ان سمی فی العقد مالا معلوما وان لم یسم یجب اجر المثل بالغا ما بلغ" ترجمہ: اجارہ فاسدہ میں اجرت مثل واجب ہوگی اور بیان کردہ پر زیادتی نہیں کی جائے گی اگر عقد میں مقرر مال ذکر کیا گیا ہو اور اگر مقرر مال ذکر نہ کیا گیا ہو تو اجرتِ مثل واجب ہوگی خواہ وہ کتنی ہی ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الاجارۃ، ج4، ص7، کوئٹہ)

کافر حربی کے ساتھ عقود فاسدہ کرنے کے حوالے سے جزئیات:

فتح القدیر میں ہے ”وإنما يحرم على المسلم إذا كان بطريق الغدر فإذا لم يأخذ غدرا فبأي طريق يأخذه حل بعد كونه برضا“ ترجمہ: حربی کا مال مسلمان پر صرف اس صورت میں حرام ہوتا ہے جب وہ دھوکے سے لے، چنانچہ جب اس نے دھوکہ کے بغیر لیا چاہے جس طریقے سے لیا ہو تو اس کے لئے حلال ہے بشرطیکہ اس حربی کی رضامندی سے لیا ہو۔ (فتح القدیر، ج 7، ص 39، دار الفکر، بیروت)

فتح القدیر میں ہے ”فالظاهر أن الإباحة تفيد نيل المسلم الزيادة، وقد التزم الأصحاب في الدرس أن مرادهم من حل الربا والقمار ما إذا حصلت الزيادة للمسلم“ ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ اباحت اس بات کا افادہ کرتی ہے کہ مسلمان

کوزیادہ ملے، اوراصحاب نے درس میں اس کا التزام کیا کہ سود وجوا کے حلال ہونے سے فقہاء کی مراد یہ ہے کہ اس وقت جب مسلمان کوزیادہ ملے۔ (فتح القدیر، ج 7، ص 39، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے ”عقد فاسد کے ذریعہ سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقد ما بین دو مسلمان ممنوع ہے اگر حربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لیے مفید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپے خریدے یا اُس کے ہاتھ مُردار کو بیچ ڈالا کہ اس طریقہ سے مسلمان کا روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔“ (بہار شریعت، ج 2، حصہ 11، ص 775، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4240

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاول 1447ھ/18 ستمبر 2025ء